www.KitaboSunnat.com

تاریخ وسیر

شاہ بلیغ الدین

اُسوۂ حسنہ

شب و روزِ نبویؐ کی چند جھلکیاں

طریقۂ طعام اُمتِ مسلمہ کو بہت سا علم امہات المومنین سے ملا۔ خاص طور پر حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ اور حضرت ام سلمہؓ سے۔ آپؐ کی غذا، کھانے پینے کے طریقے اور اس تعلق سے آپؐ کی پسند یا ناپسند کے بارے میں بھی اُمت کو بہت سی باتیں اُمت کی ماؤں سے معلوم ہوئیں۔ الشفاء میں قاضی عیاضؒ نے حضرت عائشہؓ کی ایک روایت بیان کی ہے۔ آپ فرماتی ہیں حضورِ اکرمؐ نے کبھی کھانا پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔ اس میں کیا مصلحت تھی۔ اس بارے میں حضرت مقدام بن معدی کربؓ کی ایک روایت ملتی ہے۔ ارشادِ نبویؐ ہے ——— اولادِ آدم نے پیٹ سے بڑھ کر بڑا کوئی برتن نہیں بھرا۔ حالانکہ آدمی کے لیے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی زندگی باقی رکھ سکتے ہیں۔ بہتر ہے کہ وہ اپنی بھوک کے تین حصے کرے۔ ایک تہائی غذا کے لیے ایک تہائی پانی کے لیے اور ایک تہائی سانس لینے کے لیے چھوڑ دے۔ نیند کی زیادتی دراصل کھانے پینے کی زیادتی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس سے مرض بڑھتا ہے اور آدمی مکر و فریب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

رسولِ اکرمؐ کو قدرت نے رسالت کی ایسی کڑی ذمہ داریاں سونپی تھیں اور آپؐ کی راہ میں ایسی ایسی مشکلات آئیں کہ اگر آپؐ کی صحت ٹھیک نہ ہوتی تو نہ جانے تبلیغی اور جہادی مصروفیات کا کیا ہوتا! ——— حضورِ اکرمؐ کی صحت زندگی بھر غیر معمولی اچھی رہی ترسیٹھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سالہ زندگی میں صرف دو مرتبہ آپؐ بیمار ہوئے۔ ایک بار ۶ ہجری میں بھوک کی شدت کی وجہ سے۔ اس بیماری کے بارے میں ایک غلط فہمی یہ ہے کہ یہود نے آپؐ پر جادو کر دیا تھا۔ یہ غلط خیال ہے۔ دوسری مرتبہ ۷ ہجری میں آپؐ کی طبیعت ناساز ہوئی۔ خیبر کی فتح کے بالکل بعد جب یہودی سردار کی بھتیجی اور سلام بن مشکم کی بیوی زینب نے آپؐ کو ہدیہ کے طور پر گوشت بھیجا اور اس میں زہر ملا دیا اور پھر دُنیا سے پردہ فرماتے وقت بھی آپؐ کی صحت بگڑ گئی۔

حضرت عائشہؓ کا فرمانا ہے ـــــ آپؐ کاشانۂ اقدس میں ہوتے تو عادت تھی کہ کبھی کھانا طلب نہ فرماتے تھے اور نہ خواہش فرماتے جب کھانا پیش کیا جاتا تو کھا لیتے آپؐ تکیے سے ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتے تھے نہ خوان پر تناول فرماتے تھے خوان چھوٹی چھوٹی میزیں ہوتی تھیں جو کھاتے پیتے گھرانوں میں کھانے کے وقت فرش پر سجا دی جاتی تھیں۔ سفر میں اکثر زمین پر بیٹھ کر کھاتے یہی آپؐ کا دسترخوان ہوتا! ارشاد تھا میں کھانا اس طرح کھاتا ہوں جس طرح بندہ کھاتا ہے۔ اِس طرح بیٹھتا ہوں جیسے بندہ بیٹھتا ہے نشست کا طریقہ یہ تھا کہ گھٹنے کھڑے رہتے۔ آپؐ اکثر یوں بیٹھتے اور بڑی صفائی سے کھانا کھاتے۔ صرف تین انگلیاں لقمے کے لیے استعمال فرماتے ـــــ انگوٹھا، شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی! ـــــ روٹی توڑنے، کھجور کھانے، پنیر یا ملیدے کا لقمہ بنانے کی یہی صورت تھی۔

حضرت عائشہؓ ہی کا کہنا ہے کہ آپ (صلعم) نے کبھی تین دن متواتر کھانا نہیں کھایا۔ گیہوں کی روٹی کبھی نہ کھائی۔ چپاتی کبھی آپؐ کے ہاتھ میں نہ آئی۔ عام طور پر جَو کی روٹی کھانے میں ہوتی۔ وہ بھی کبھی ملتی کبھی نہ ملتی۔ اس کے آٹے کا بھی بھوسہ چھانا نہ جاتا تھا۔

حضرت عائشہؓ ہی ایک اور موقعے پر فرماتی ہیں۔ ہمارا حال یہ تھا کہ ایک ایک مہینہ تک گھر میں آگ روشن نہ ہوتی تھی۔ صرف کھجور اور پانی پر گزارہ ہوتا۔ حضرت ابن عباسؓ کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان ہے۔ آپ گھر والوں کے ساتھ کئی کئی راتیں ایسی گزارتے تھے کہ کوئی چیز کھانے کی نہ پاتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا کہنا ہے وصالِ نبویؐ کے دن گھر میں سبھی بھوکے تھے۔ جو کی روٹی بھی کسی کو میسر نہ تھی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں، آپ ساری رات بھوکے رہتے مگر یہ بھوک اگلے دن کے روزے کو نہ روکتی۔ آپ کی حالت دیکھ کر میں رو پڑتی۔ آپ طرح دے جاتے۔

آدابِ طعام

حضرت عمروؓ بن ابوسلمہ ایک واقعہ سناتے ہیں۔ عمرو اُمّ المومنین حضرت اُم سلمہ کے پہلے شوہر کے لڑکے تھے۔ کہتے ہیں یہ میرے لڑکپن کی بات ہے حضورِ اکرمؐ کے ساتھ تھا۔ آپ کو کھانا پیش کیا گیا۔ مجھے یاد فرمایا۔ میں بھی ساتھ ہی بیٹھ گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا ـــــ جب کھانے کے لیے بیٹھو تو ہمیشہ بسم اللہ کہا کرو! ـــــ عمرو کہتے ہیں میرے کھانے کا ڈھنگ ایسا تھا کہ میں کبھی برتن میں اِس طرف سے کھاتا کبھی اُس طرف سے۔ ارشاد ہوا ـــــ ہمیشہ اپنے آگے سے کھایا کرو۔ عمرو لڑکے ہی تو تھے ممکن ہے کبھی اِس ہاتھ سے روٹی توڑتے ہوں کبھی اُس ہاتھ سے ـــــ ارشاد ہوا سیدھے ہاتھ سے کھاؤ۔ کھانے سے فارغ ہو کر آپ اللہ کا شکر ادا کرتے تھے۔ دُعا کے الفاظ کا مطلب ہے ـــــ تمام تعریف اللہ کے واسطے جس نے ہمیں کافی کھانا کھلایا اور پیٹ بھر دیا۔ نہ اس کھانے سے انکار کیا گیا یا اسے ناپسند کیا گیا نہ ناشکری کی گئی اس لیے کھانے کے بعد الحمد للہ کہنا ہر مسلمان کا طریقہ ہے۔

پانی پیتے تو درمیان میں تین مرتبہ سانس لیتے۔ ٹھنڈا پانی بہت پسند تھا۔ پانی بیٹھ کر پیتے۔ حضرت عائشہؓ کی روایت طبقات میں ہے، آپ نے کھڑے رہ کر بھی پیا ہے لیکن ائمہ کا خیال ہے کھڑے رہ کر صرف مجبوری کی صورت میں پانی آپ نے نوش فرمایا۔ چاہِ زمزم پر آپ بیٹھ نہ سکتے تھے، اس لیے آپ نے کھڑے کھڑے ڈول سے پانی پیا تھا۔ کبھی پانی میں کشمش کھجور یا انگور بھگو کر بھی پیتے تھے۔ دودھ خالص بھی نوش فرماتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی ملا کر بھی۔ جب کھانے پینے کی کوئی چیز کسی کو عنایت فرماتے تو دائیں طرف سے شروع کرتے اُلٹے ہاتھ کو کوئی بھی ہوتا پہلے اسے کبھی نہ دیتے تھے۔

سامنے جو کھانا آتا اگر ناپسند ہوتا تو اس میں ہاتھ نہ ڈالتے لیکن یہ کبھی نہ فرماتے کہ یہ خراب ہے یا مجھے پسند نہیں۔ گوشت بھیڑ بکری، خرگوش، اونٹ اور مچھلی سبھی کا آپ نے کھایا۔ بکرے کے گوشت میں دست کا گوشت آپ کو پسند تھا۔ کدو، سرکہ، شہد اور حلوہ بھی پسند فرماتے تھے۔ آپ کو جو غذا بہت پسند تھی عرب میں اسے حیس کہتے ہیں ایک طرح کا ملیدہ ہوتا ہے۔ ستو میں چھوہارے ڈالے جاتے ہیں۔ پنیر اور گھی کا بھی جزو شریک کیا جاتا ہے۔ ثرید کے بارے میں بخاری کی ایک روایت ہے کہ عورتوں پر عائشہؓ کی برتری ویسی ہی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی! روٹی کے ٹکڑوں کو شوربے میں بھگو دیں تو جو صورت پیدا ہوتی ہے اسے ثرید کہتے ہیں سنن ابن ماجہ میں ابو درداؓ کی روایت ملتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گوشت آپ کو بہت مرغوب تھا۔ ارشادِ نبوی کا مطلب ہے جنت میں رہنے والوں کے کھانوں میں بہترین چیز گوشت ہے۔

زاد المعاد میں ہے رات کو بھوکا سونے سے منع فرماتے تھے۔ ارشاد تھا اس سے بڑھاپا جلد آتا ہے۔ کھاتے ہی سونے سے بھی منع فرماتے تھے۔

شانِ فقر خود بدولت پر فقر فاقے سے جو بھی گزرتی لیکن آپ کسی اور کو بھوکا نہ دیکھ سکتے تھے حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ میں مسجد نبویؐ میں رہتا۔ صفہ میرا ٹھکانا تھا۔ توکل پر گزارا۔ ایک دن بھوکا تھا سخت بھوکا۔ بھوک برداشت تو کر لیتا تھا لیکن کئی دن کی بھوک تھی جب برداشت کی قوت نہ رہی تو سڑک پر آبیٹھا۔ دیکھا حضرت ابوبکرؓ آ رہے ہیں۔ کچھ ڈھارس بندھی، آگے بڑھا۔ انہیں روکا۔ بجائے صاف صاف کہنے کے کلام اللہ کی ایک آیت پڑھ کر اس کا مطلب پوچھا۔ شیخ مطلب بتا کر گزر گئے۔ واحسرتا! میں ان کے نقشِ قدم دیکھتا رہ گیا۔ پھر حضرت عمرؓ آتے وہ بھی حسنِ طلب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو نہ سمجھ سکے۔جی چاہتا تھا انھیں روک کر سر پیٹ لوں۔رو پڑوں۔اتنے میں اپنی خوش بختی سے کیا دیکھتا ہوں کہ آپ صلعم تشریف لا رہے ہیں۔روحِ صدق و یقین، جانِ ایمان و دین، راحتِ عاشقین، رحمتِ عالمین! ۔۔۔۔ دل نے کہا شکر ادا کر اب کچھ کہنے کی بھی ضرورت نہیں تیرا بیڑا پار لگ گیا۔ہوا یہی ۔۔۔۔ آپؐ نے مجھے دیکھا ۔۔۔۔ مسکرائے ارشاد فرمایا، میرے ساتھ آؤ۔گھر پہنچے، دریافت فرمایا ۔۔۔۔ کچھ کھانے کے لیے ہے؟ معلوم ہوا پڑوس سے ایک پیالے میں دودھ آیا رکھا ہے حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں، یہ پیالہ ان کے حوالے کر دیا گیا۔بڑا پیالہ تھا حکم ہوا خود بھی اس میں سے پیو اور اصحابِ صفہ کو بھی دو۔کیا معلوم وہ دن آپؐ نے کیسے گزارا!

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانا کھانے لگے اور کھانے پر خدا کا نام لینا بھول جائے تو اُسے یہ کہنا چاہیے:

بسم اللہ اولہٗ و آخرہ ۔۔۔۔ میں کھانے کی ابتدا سے انتہا تک اللہ کا نام لیتا ہوں۔ (ترمذی و داؤد)

ملبوسِ مبارک

حضرت ختمی مرتبت کا لباس کیا تھا؟ ۔۔۔۔ کمبل ۔۔۔۔ چادر تہمد ۔۔۔۔ حلہ ۔۔۔۔ قمیص یا کرتہ! پاجامہ آپؐ نے استعمال فرمایا یا نہیں اس کے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔صحابۂ کرام تو آپؐ کے حکم سے پاجامہ پہنا کرتے تھے۔منیٰ کے بازار میں آپؐ نے ایک بار پاجامہ خریدا تھا علامہ ابنِ قیمؒ کا خیال ہے۔ممکن ہے استعمال بھی فرمایا ہو۔کرتے کے بارے میں حضرت انسؓ کا کہنا ہے سوتی کپڑے کا ہوتا۔کرتا بہت لانبا ہوتا تھا اور آستینیں بھی چھوٹی ہوتی تھیں۔حضرت بدیلؓ کی روایت ہے ہاتھ کے گٹے تک! حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت سنن ابنِ ماجہ میں ہے کرتا تو طویل ہوتا لیکن آستین چھوٹی ہوتی۔قاضی عیاضؒ لکھتے ہیں، اکثر آپؐ کا لباس عمامہ، گاڑھے کی چادر اور گھنا تہمد ہوتا تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقبہ بن عامرؓ کا بیان ہے، رسالت پناہ کو حریر کی ایک عبا بطور تحفہ بھیجی گئی۔ آپؐ نے پہنی، اسی میں نماز پڑھی پھر فارغ ہوئے تو اسے اس طرح جلدی سے اتار دیا کہ جیسے آپؐ اسے ناپسند کرتے ہیں صحابہ کرامؓ نے جو اس وقت وہاں جمع تھے پوچھا! آپؐ پہنے کیوں نہیں رہتے؟ ارشاد ہوا ـــــ پرہیزگاروں کے لیے یہ مناسب نہیں۔

حضرت انس بن مالکؓ نے کہا۔ ایک بار قیصر روم کی طرف سے آپؐ کی خدمت میں ایک ہدیہ آیا۔ بڑا لبادہ۔ حضرت اصمعیؒ کہتے ہیں اس کی آستینیں لمبی لمبی تھیں۔ یہ سندس کا ایک جبہ تھا۔ ریشم کا! آپؐ نے اسے پہنا پھر اتار کر حضرت جعفر طیارؓ کو دے دیا فرمایا ـــــ اسے اپنے بھائی نجاشی کو بھیج دو، شہنشاہ حبشہ کو۔

جو کچھ بھی آپؐ زیب تن فرماتے۔ معمول تھا کہ سیدھی طرف سے پہننا شروع کرتے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں! ابوالجہم بن حذیفہؓ نے خدمتِ اقدس میں ایک چادر بطور نذر گزاری۔ یہ شام کی بنی ہوئی چادر تھی۔ اس پر خوبصورت نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ آپ نے چادر اوڑھی، نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ لوٹے تو ارشاد فرمایا ـــــ یہ چادر ابوالجہم کو واپس کر دی جائے۔ اس کے عوض آپؐ نے ان سے ایک سادہ سی چادر منگوائی۔ معلوم ہوا نقش و نگار والا اور بھڑکیلا پہناوا ناپسند تھا۔ یمن کی دھاری دار چادریں آپؐ کو زیادہ پسند تھیں۔ فتح مکہ کے وقت اور حجۃ الوداع کے موقع پر بھی یہی چادریں جسم مبارک پر دیکھی گئیں۔ ابن قیمؒ لکھتے ہیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب آپؐ مکہ میں داخل ہوئے تو سر پر خود اور بدن پر جنگ کا لباس تھا۔ آپؐ کے تین جبے تھے جنہیں آپؐ لڑائی کے موقع پر پہنتے تھے۔ ایک ان میں ہرا تھا۔ ریشم کا بنا ہوا! اسی لیے ایک خیال یہ بھی ہے کہ جہاد کے موقع پر ریشم کا پہننا جائز ہے محدثین نے لکھا ہے کہ آپؐ نے حلہ حمرا بھی استعمال فرمایا ہے۔ حمرا سرخ رنگ کو کہتے ہیں۔ حلہ کے معنی جبے کے بھی ہیں اور چادر کے بھی۔ زاد المعاد میں ہے کہ یہ ایک لمبی چادر تھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں سرخ دھاریاں تھیں۔ سرخ رنگ کا جبہ نہیں تھا۔ لمبی چادریں جو آپؐ کو پسند تھیں گاڑھے کی ہوتی تھیں۔ ان کا حاشیہ سخت ہوتا تھا۔ عروہ بن زبیرؓ اور واقدی کا بیان ہے۔ چادریں لمبائی میں کوئی دو گز کی اور چوڑائی میں ایک گز ایک بالشت کی ہوتی تھیں ایسی عبائیں بھی زیب تن فرمانے کی تفصیل ملتی ہے جن پر ریشم کی سنجاف لگی ہوتی تھی۔ صحابہ کرامؓ نے بھی ایسی عبائیں پہنی ہیں لیکن حضرت عمرؓ صاف الفاظ میں وضاحت کرتے ہیں کہ مردوں کو صرف ایسا لباس پہننے کی اجازت ہے جس پر ریشم کا سنجاف یا کور دو انگلی سے زیادہ چوڑی نہ ہو۔

چادر پہننے کا طریقہ یہ تھا کہ آپؐ ہمیشہ سر ڈھانک کر اوڑھا کرتے تھے۔ موسیٰ ابن ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کے والد حضرت انسؓ نے اٹھ کر نماز پڑھی۔ آپ ایک ہی چادر میں نماز پڑھ رہے تھے جو تہمد بھی تھی اور اس کا ایک سرا ایک ہاتھ کے نیچے سے نکل کر دوسرے شانے پر ڈال دیا گیا تھا۔ ہم لوگوں نے پوچھا آپ کی چادر رکھی ہوئی ہے پھر بھی آپ ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھتے ہیں کیا بات ہے؟ —— حضرت انسؓ نے کہا —— ہاں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے اُمتِ مسلمہ نے جب آپؐ کو آخری مرتبہ باجماعت نماز پڑھتے دیکھا تو اُس وقت بھی آپؐ ایک ہی چادر میں ملبوس تھے۔

سر پر آپؐ عمامہ باندھتے تھے لیکن ٹوپی پر! —— بغیر ٹوپی کے آپؐ نے کبھی عمامہ نہیں باندھا لیکن بغیر عمامے کے ٹوپی ضرور پہنی ہے۔ ارشاد تھا —— ہم میں اور مشرکین میں یہی فرق ہے کہ ہم ٹوپیوں پر عمامہ باندھتے ہیں۔ عمامے کا ایک سرا دونوں شانوں کے درمیان لٹکتا رہتا کبھی آپؐ اُسے آگے بھی کر لیتے کبھی آپؐ دونوں سرے دونوں کاندھوں پر لٹکا دیتے تھے۔ ابی جعفر محمد بن علیؓ کی روایت ہے کہ آپؐ عیدین میں عمامہ باندھتے تھے۔ ایک عمامے کا نام سحاب تھا حضرت حسینؓ نے فرمایا حضور اکرمؐ کے عمامے کا رنگ سیاہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا تھا۔ یہی روایت مسلم میں حضرت جعفر بن عمرو بن حریثؓ کی بھی ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا کہنا ہے فتح مکہ کے موقع پر جو عمامہ آپؐ کے سر پر تھا اس کا رنگ کالا ہی تھا۔ حضرت حسنؓ کا کہنا ہے کہ آپؐ کا خاص جھنڈا بھی سیاہ رنگ کا تھا۔ یہ عقاب کہلاتا تھا۔ سنن ابوداؤد میں ہے کہ پرچم کے لیے زرد رنگ کا کپڑا بھی استعمال فرمایا گیا۔ رنگ کے بارے میں زرقانی سے معلوم ہوتا ہے۔ آپؐ نے سیاہ، سرخ، سبز، زعفرانی ہر رنگ کا کپڑا استعمال فرمایا ہے۔ سفید رنگ آپؐ کا پسندیدہ تھا۔

حضرت سمرہؓ بن جندب کی روایت ہے۔ ارشاد تھا تمہیں سفید کپڑا اختیار کرنا چاہیے۔ اس کو تمہارے زندہ لوگ پہنیں اور اس کا اپنے مردوں کو کفن دو۔ کیوں کہ یہ خوب اور پاکیزہ ہوتا ہے۔ ابی قلابہؓ کا کہنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تمہارے کپڑوں میں اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ سفید کپڑا ہے۔ حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتا، چادر اور تہمد زعفرانی رنگ میں رنگا جاتا۔ آپؐ اس لباس میں گھر سے نکلتے۔ آپؐ کا ایک رومال بھی صحابہ کرامؓ نے اس رنگ کا دیکھا تھا۔ زید بن اسلمؓ کی روایت ہے کہ عمامہ پیلے رنگ کا ہی ہوتا تھا۔

آپؐ دو سبز چادریں بھی اوڑھے ہوئے نظر آئے۔ نسائی میں ابورمثہؓ کی روایت ہے ایک بار خطبے کے موقع پر آپؐ دو سبز چادریں اوڑھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے سبز چادریں اوڑھ کر کعبۃ اللہ کا طواف بھی فرمایا۔ حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ آپؐ نے اون کا لباس بھی پہنا ہے۔ حضرت حسینؓ فرماتے ہیں آپؐ کمبل اوڑھ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آپؐ صوف کی چادر بھی اوڑھتے تھے۔

حضرت ابی بردہؓ نے کہا۔ ایک بار ہم حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ دنیا سے پردہ فرماتے وقت حضورِ اکرم کس لباس میں تھے؟ حضرت عائشہؓ وہ کپڑے نکال لائیں: تاجدارِ مدینہ نے جن کپڑوں میں وصال فرمایا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھیں ہم نے دیکھا۔ آنکھوں سے لگایا۔ ایک چادر تھی یمن کی بنی ہوئی موٹی کاڑھے کی چادر!

ریشمی کپڑا

کھانے پینے، پہننے اوڑھنے کے بارے میں حضورِ اکرمؐ کا جو طریقہ کار تھا اس کے بارے میں کچھ باتیں آپ سُن چکے ہیں۔ یہاں ایک بات یہ بھی ذہن میں رکھیے کہ حضرت ختمی مرتبتؐ نے ارشاد فرمایا ہے۔ خوب کھاؤ، پیو، پہنو، صدقہ دو لیکن کھانے، پینے، پہننے، اوڑھنے میں ایک بات کا خیال رکھو کہ اس میں فضول خرچی شامل نہ ہو اور تکبر کا پہلو نہ نکلے حضرت ابنِ عباسؓ کہتے ہیں ہاں یہ اجازت ہے، کہ جائز چیزوں میں جو چاہے پہنو، جو چاہے کھاؤ لیکن یہ نہ بھولو کہ نمائش، دکھاوے اور اِترانے کے لیے نہ کچھ کھاؤ نہ کچھ پہنو۔ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ کپڑے پہننے میں فخر و تکبر کا پہلو ہو تو اللہ اس شخص پر رحمت کی نظر نہیں کرتا لیکن چونکہ اسلام نے دُنیا کو چھوڑ دینے کا حکم بھی نہیں دیا اس لیے جائز حدود میں خدا کی دی ہوئی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کی بھی اجازت ہے۔

مردوں کے لیے ریشمی کپڑا پہننے میں فضول خرچی بھی ہے اور شان و طمطراق کا پہلو بھی اس لیے اس سے منع فرمایا گیا۔ عمران بن حطانؒ کہتے ہیں۔ میں ایک بار حضرت عائشہؓ کی خدمت میں گیا۔ آپ سے پوچھا کہ ریشمی کپڑا مردوں کو پہننا چاہیے یا نہیں؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ___ ابنِ عباسؓ کے پاس جاؤ۔ ان سے پوچھو کیا حکم ہے۔ عمران حضرت ابنِ عباسؓ کے پاس آئے۔ آپ نے کہا عبداللہ بن عمرؓ سے جا کر پوچھو۔ عمران اب ابنِ عمرؓ کی خدمت میں آئے۔ ان کے سامنے اپنا سوال دُہرایا۔

ابنِ عمرؓ نے کہا ___ میرے والد عمرؓ بن خطاب نے کہا ___ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، دُنیا میں ریشمی لباس وہی مرد پہنیں گے جن کا آخرت میں کچھ حصّہ نہیں۔

حضرت علیؓ نے بیان کیا۔ ایک مرتبہ مجھے بارگاہِ نبوت سے ایک حُلّہ سرخ عنایت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔ لال چادر جو ریشمی تھی، میں نے پہن لی۔ آپؐ کے سامنے سے میرا گزر ہوا۔ حضرت علیؓ نے سمجھا تھا حضورِ اکرمؐ ملاحظہ فرمائیں گے تو خوش ہوں گے۔ حلّہ کی ضرورت تھی اور اسے استعمال میں لایا گیا لیکن حضرت علیؓ فرماتے ہیں ــــ میں نے دیکھا حضورِ اکرمؐ کے چہرے سے غصے کے آثار نمایاں ہیں۔ بخاری میں یہیں تک تفصیل ہے۔ ابوداؤد میں ہے اور ارشاد ہوا ــــ میں نے اس لیے بھیجا تھا کہ پھاڑ کر زنانی چادریں بنائی جائیں حضرت علیؓ سمجھ گئے کہ یہ رنگ اور یہ کپڑا دونوں مردوں کے لیے مناسب نہیں۔ آپ نے فوراً اس چادر کے ٹکڑے کیے اور خاندان کی عورتوں میں انھیں بانٹ دیا۔

حریر یا ریشم کے بچھانے کے بارے میں بخاری میں حضرت عبیدہؓ کی روایت ہے جیسے اس کا پہننا حرام ہے ویسے ہی اس کا بچھانا بھی حرام ہے۔ بخاری میں اسی مطلب کی اور بھی روایتیں ہیں۔ بچیوں اور عورتوں کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت ہے حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ آپؐ نے حضرت امِ کلثومؓ کو سرخ ریشمی چادر اوڑھے دیکھا ہے۔ حضرت امِ کلثومؓ حضورِ اکرمؐ کی صاحبزادی اور حضرت عثمانؓ کی شریکِ حیات تھیں جنھیں اللہ نے بڑی دنیوی فراغت بھی دے رکھی تھی۔ امِ خالدؓ بنت خالد کہتی ہیں۔ ایک مرتبہ خدمتِ اقدس میں کہیں سے کپڑوں کا تحفہ آیا۔ اس میں ایک خمیصہ تھی۔ خمیصہ خوبصورت سی عبا ہوتی ہے جسے عورت اور مرد دونوں پہن سکتے ہیں۔ یہ خمیصہ بہت کاڑھی ہوئی تھی۔ غالباً ریشمی تھی۔ آپؐ نے اسے دیکھ کر پوچھا ــــ بتاؤ میں یہ کسے پہناؤں، حاضرین خاموش رہے۔ آپؐ نے امِ خالد کو طلب فرمایا۔ آپ چھوٹی تھیں اٹھا کر لائی گئیں۔ بخاری میں ہے خمیصہ انھیں پہنا کر آپؐ نے دو مرتبہ یہ دعا دی ــــ اسے خوب پہن کر پھاڑنا نصیب ہو۔ نیا کپڑا پہن کر دعا کرنا سنت ہے معمول تھا کہ جب آپؐ نیا کپڑا پہنتے تو جو بھی ملبوس ہوتا اس کا نام لے کر آپ دعا فرماتے۔

اے اللہ! تو نے مجھے یہ قمیص، چادر یا عمامہ پہنایا میں تجھ سے اس کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھلائی اور جس کے لیے بنی ہے اس کی بھلائی چاہتا ہوں۔ اس کے شر سے اور جس کے لیے بنی ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

سادہ زندگی

اپنی حد تک حضورِ اکرمؐ نے ہمیشہ سادگی کو پسند فرمایا۔ دنیوی شان کے کسی مظاہرے کو آپ پسند نہ فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی لڑائی میں شریک ہو کر آپ مدینہ منورہ لوٹے۔ حضرت عائشہؓ کے حجرے پر تشریف لے گئے تو ملاحظہ فرمایا کہ امّ المومنین نے چھت گیر لگوائی ہے۔ حجروں کی چھتوں کی اونچائی اتنی تھی کہ آدمی کھڑے ہو کر ہاتھ اونچا کرے تو انھیں چھو سکتا تھا۔ چونکہ چھت کھجور کے پتوں کی تھی تو امّ المومنین نے اس کے نیچے ایک کپڑا باندھ دیا تھا۔ یہ چھت گیر پھاڑ کر پھینک دی گئی ابوداؤد کی روایت ہے ارشاد ہوا ـــــ خدا نے ہم کو دولت اس لیے نہیں دی کہ ایک پتھر کو کپڑے پہنائے جائیں۔

ایک بار حضرت فاطمہؓ کے پاس کہیں سے دعوت کا کھانا آیا۔ صاحبزادی کو بے اختیار اپنے والد بزرگوار کی یاد آئی۔ حضرت علیؓ سے آپ نے خواہش کی کہ رسالت پناہؐ کو زحمت دی جائے۔ حضرت علیؓ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے کمال مسرت سے صاحبزادی کے گھر قدم رنجہ فرمایا لیکن دروازے پر پہنچے تو ٹھٹکے بڑھتے ہوئے قدم رک گئے۔ سنن ابوداؤد میں ہے اندر جانے کی بجائے آپؐ لوٹ گئے۔ کہاں سے آپؐ لوٹ رہے تھے، کس کے گھر سے؟ اپنی سب سے لاڈلی بیٹی کے گھر سے! جسے آتا دیکھ کر آپؐ فرطِ محبت سے بیقرار ہو کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے آج وہی نورِ نظر آنکھوں کے سامنے تھی کہ آپؐ واپس ہو گئے۔ حضرت علیؓ نے بڑی پریشانی سے ناگواریٔ خاطر کی وجہ پوچھی۔ فرمایا ـــــ یہ بات پیغمبر کی شان کے خلاف ہے کہ وہ کسی ایسے گھر میں داخل ہو جس کی زیب و زینت کا اہتمام کیا گیا ہو! یہ زیب و زینت کیا تھی؟ خاتونِ جنت نے جن کے ہاتھوں میں چکی پیتے پیستے گٹے پڑ گئے تھے، دو چار معمولی سے پردے گھر میں لٹکائے تو آپؐ نے ناپسند فرمایا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ